سوال

اگر خاونداور بیوی کے درمیان طلاق کی وجہ سے ایک لمبا عرصہ جدائی رہے توکیا وہ دوبارہ آپس میں شادی کرسکتے ہیں ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کےلیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

جب خاونداپنی بیوی کوپہلی یا دوسری طلاق دے اوراس کی عدت ختم ہوجائے تو بیوی اس سے جدا ہوجاتی ہے اوروہ بائن ہونے کی وجہ سے اجنبی بن جائے گی جس کی وجہ سے وہ اپنے خاوند کے پاس نہیں آسکتی لیکن ایک شرط پر ہوسکتا ہے :

یہ کہ نکاح دوبارہ کیا جائے اوراس نکاح میں سب شرعی شروط کا ہونا ضروری ہے ، آپ اس کی تفصیل کےلیے سوال نمبر (2127) کا مطالعہ کریں ۔

لیکن اگر خاونداپنی بیوی کوتیسری طلاق بھی دے دے تووہ اپنے پہلے خاوند پر حرام ہوجاتی ہے لیکن اگر وہ کسی اور شخص سے شرعی نکاح (حلالہ نہیں) کرے اوروہ اپنی مرضی سے اسے کسی وقت طلاق دے دے تووہ پھر اگر وہ چاہے تو اپنے پہلے خاوند سے شادی کرسکتی ہے ۔

اس کی دلیل قرآن مجید میں اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{ طلاق دو مرتبہ ہیں پھر یا تو اچھائی سے روکنا ہے یا عمدگی سے چھوڑ دینا ہے اور تمہارے لیے حلال نہیں کہ تم نے جوکچھ انہیں دے دیا ہے اس میں سے کچھ بھی لو، ہاں یہ اور بات ہے کہ دونوں کواللہ تعالی کی حدیں قائم نہ رکھ سکنے کا خوف ہو، اس لیے اگر تمہیں ڈر ہوکہ یہ دونوں اللہ تعالی کی حدیں قائم نہ رکھ سکیں گے تو عورت رہائی پانے والے کےلیے کچھ دے ڈالے، اس میں دونوں پر گناہ نہیں یہ اللہ تعالی کی حدود ہیں ، خبر دار ان سے آگے نہ بڑھنا اور جو لوگ اللہ تعالی کی حدوں سے تجاوز کرجائیں وہ ظالم ہیں ۔

پھر اگر اس کو (تیسری بار) طلاق دے دے تو اب اس کےلیے حلال نہیں جب تک کہ وہ عورت اس کے سوا کسی اور سے نکاح نہ کرے ، پھر اگر ۔ ۔ ۔ } البقرۃ (229-230)

توسب اہل علم کے ہاں اس آیت میں آخری طلاق سے مراد تیسری طلاق ہے ۔

اورسنت نبویہ میں بھی اس کے دلائل ملتے ہیں صحیحین میں مندرجہ ذیل حدیث مروی ہے :

عروۃ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ انہیں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے بتایا کہ رفاعۃ القرظی کی بیوی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگی کہ رفاعہ نے مجھے طلاق بتہ دے دی تو میں نے اس کے بعد عبدالرحمن بن زبیر رضی اللہ تعالی عنہ سے شادی کرلی اور مسئلہ یہ ہے کہ عبدالرحمن کے پاس تو بے جان سی چیز ہے

تورسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

شائد تودوبارہ رفاعۃ کے پاس جانا چاہتی ہے ، لیکن یہ اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ تیرا اور تو اس سے ذائقہ چکھ نہ لے ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (4856) صحیح مسلم حدیث نمبر (2587) ۔

(بت طلاق) حدیث میں اس لفظ کا معنی ہے کہ مجھے اس نے طلاق دی جس کی بنا پر میرا اس سے علیحدہ ہونا حلال ہوگیا یعنی تیسری طلاق دے دی ۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان (حتی تذوقی عسیلتہ ویذوق عسیلتک) یہ الفاظ جماع سے کنایہ ہیں کہ جب تک وہ تجھ سے جماع نہیں کرلیتا ۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اس حدیث میں یہ بیان ہے کہ جس عورت کوتین طلاق ہوچکی ہوں وہ اپنے اس خاوند کے لیے حلال نہیں ہوسکتی جب تک کہ وہ کسی اور شخص سے نکاح نہ کرلے اور پھر وہ شخص اس سے جماع کرے اور طلاق دے اور یہ عورت (اس دوسرے نکاح) کی عدت سے فارغ ہوجائے (توپھر وہ اپنے پہلے خاوند سے شادی کرسکتی ہے)

لیکن صرف عقد نکاح کرلینا ہی کافی نہیں اور نہ ہی اس کی وجہ وہ اپنے پہلے خاوند کے لیے حلال ہوجاتی ہے ۔

صحابہ کرام اورتابعین عظام اوران کے بعد آنے والے اکثر علماء کرام کا بھی یہی مسلک ہے ۔ دیکھیں شرح مسلم للنووی (3/10) ۔

سب سے زیادہ علم تواللہ عزوجل کے پاس ہی ہے اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے ۔ آمین یا رب العالمین ۔

واللہ اعلم .

الشیخ محمد صالح المنجد

14038